Journal of Religion & Society **(JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
*Print ISSN: 3006-1296*Online ISSN: *3006-130X*
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

An Introduction and Critical Review of the Methodology and Style of Tibyan-ul-Furqan by Allama Ghulam Rasool Saeedi

تبیان الفرقان از علامہ غلام رسول سعیدی کے منہج واسلوب کا تعارف وجائزہ

Muhammad Farooq
Ph. D Scholar, Department of Islamic Studies, The Imperial College of Business Studies Lahore
farooqshahsaifi@gmail.com
Dr. Mufti Muhammad Karim Khan
Associate Professor, Imperial College of Business Studies, Lahore

ABSTRACT

Allama Ghulam Rasool Saeedi's methodological approach is characterized by the presentation of extensive evidences. He comprehensively discusses all relevant viewpoints on a given issue and finally identifies the preferred (rajih) opinion. His clear distinction between tafsir (exegesis) and ta'wil (interpretation) is a notable example of this balanced and scholarly method. In his renowned work Tibyan-ul-Furqan fi Tafsir al-Qur'an, Allama Saeedi not only highlights the significance of Hanafi jurisprudence but also provides a well-reasoned refutation of the atheistic and apostatic ideologies of modernists and atheists through strong arguments and evidences. His critical analysis of liberal interpretations concerning Hajj, 'Umrah, and the sa 'i between Safa and Marwah particularly the views of Ghulam Ahmad Parvez (d. 1985) demonstrates his commitment to defending orthodox Islamic teachings. In Tibyan-ul-Furqan, Allama Saeedi adopts a modern research-oriented methodology by applying the principles of Qur'anic exegesis as the criteria for the acceptance and rejection of exegetical narrations. This tafsir is not merely a summary of Tibyan al-Qur'an; rather, it contains numerous additional discussions and expanded scholarly analyses. Another distinctive feature of Allama Saeedi's scholarship is that whenever he cites the statements of earlier Imams or scholars, he also mentions their year of death, a practice rarely observed among other exegetes. This rigorous academic style helps in understanding the historical context of the scholars and in identifying inconsistencies in contradictory reports. Furthermore, the systematic and comprehensive bibliography provided at the end of Tibyan-ul-Furqan reflects a high standard of academic research. The careful organization of references enhances the reader's engagement, facilitates further study, and clearly demonstrates the author's scholarly competence and intellectual depth.

Keyword*: Tibyan-ul-Furqan: Introduction, Methodology, Style, Analysis, Distinctive Features, and Critical Review*

Introduction

تفسیر تبیان الفرقان از علامہ غلام رسول سعیدی کے شروع میں قرآن پاک کا لغوی اور اصطلاحی بیان کیا گیا ہے، پھر قرآن پاک کے اسماء بیان کیے گئے ہیں، اس کے بعد قرآن پاک کے فضائل میں وارد احادیث مبارکہ کا ذکر کیا گیا ہے، قرآن پاک کے جمع کرنے کے مراحل بیان کیے گیے ہیں، پھر تفسیر اور تاویل کا معنی ذکر کیے گیے ہیں، اس کے بعد تفسیر قرآن کی ضرورت کیونکہ پیش آئی، طبقات مفسرین کا ذکر کیا گیا ہے

پھر ناسخ اور منسوخ کی تحقیق کی گئی ہے، آزاد خیال ذکر کر کے ان کا رد کیا گیا ہے۔یوں آپکے انفرادی منہج واسلوب کی ایک جھلک ملتی ہے جس کا جائزہ پیش کروں گا۔اول میں تبیان الفرقان کا منہج ذکر کروں گا جو کہ درج ذیل ہے۔اور بعد ازاں تبیان الفرقان کا اسلوبِ تفسیر۔

1-لغوی اصطلاحی بنیاد

علامہ غلام رسول سعیدی کی تفسیر تبیان الفراقان کا منہج ہے کہ آپ ہر ایک بحث پر جامع دلائل اور اسکے لغوی مفاہیم جیسا کہ لغوی اصطلاحی مفہوم کی وحاحت پیش کرتے ہیں جیسا تفسیر کے آغاز میں ہی قرآن کی وضاحت کیلئے لغوی واصطلاحی وضاحت پیش کرتے ہیں۔

قرآن پاک کا لغوی معنی

لفظ قرآن کے بارے میں کئی اقوال ہیں یہ سب سے زیادہ مشہور قول ہے کہ "قرء"کا مصدر ہے اور اسکے معنی پڑھنے کے ہیں۔جیسا کے ارشاد باری تعالی ہے:

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ[1]

”اے نبی ﷺ آپ اسکو جلد سیکھنے کے لیے اپنی زبان کو تیز حرکت نہ دیں۔بے شک اسکا جمع کرنا اور اسکا سنانا ہماری ذمہ داری ہے۔پھر جب ہم اسکو پڑھ کر سنائیں تو آپ اس تلاوت کی پیروی کریں۔“

تفسیر کا لغوی معنی

علامہ ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم ابن منظور الافریقی المصری المتوفی 711ھ لکھتے ہیں :

تفسیر کا لفظ "فسر" سے ماخذ ہے اور "الفسر" کا معنی ہے "البیان"۔ابن عربی نے کہا:"التفسیر والتاویل" دونوں کا معنی ایک ہی ہے،[2] جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا[3]

”اور یہ (کفار) آپ کے پاس جو بھی مثال لائیں گے آپ کے پاس اس کا برحق جواب اور واضح بیان لے آئیں گے۔“

تفسیر کا اصطلاحی معنی

علامہ علی بن محمد بن علی الجرجانی المتوفی816ھ، لکھتے ہیں: آیت کے معنی کی توضیح اور اس کا سبب نزول اور اس قصہ کا بیان جس سبب سے وہ آیت نازل ہوئی[4]

1 القیامہ:16-18

2 ابن منظور، الافریقی، لسان العرب، دار بیروت 2003ء، 11/180

3 الفرقان 33:25

4 جرجانی، شریف، کتاب التعریفات ، دارالفکر بیروت، 1418، ص37

علامہ ابوالحیان الاندلسی متوفی 754 لکھتے ہیں: تفسیر وہ علم ہے جس میں الفاظ قرآن کے نطق کی کیفیت سے بحث کی جاتی ہے اور ان کے الفاظ کے مدلولات سے ان کے احکام افرادیہ وترکیبیہ سے اور ان کے معنی سے بحث کی جاتی ہے۔

مدلولات سے مراد علم لغت کی معرفت ہے احکام افرادیہ وترکیبیہ سے مراد علم صرف، علم نحو اور علم بیان اور علم بدیع ہوتا ہے [5]

امام ابومنصور ماتریدی متوفی 333ھ لکھتے ہیں: تفسیر یہ ہے کہ قطعیت کے ساتھ بیان کیا جائے اس لفظ یہ معنی مراد ہے اور یہ شہادت دی جائے کہ اللہ تعالی نے اس لفظ سے اس معنی کا ارادہ فرمایا ہے، اگر اس معنی پر دلیل قطعی قائم ہو تو وہ تفسیر ہے ورنہ وہ تفسیر بالرائے ہے جو ممنوع ہے اور تاویل یہ ہے کہ بغیر دلیل قطعی کے بغیر اللہ تعالیٰ پر شہادت دینے کے لفظ محتملات میں کسی ایک محتمل کو دلیل ظنی سے ترجیع دی جائے۔[6]

تاویل کی تعریف

علامہ جلال الدین سیوطی متوفی 911ھ لکھتے ہیں:

لفظ کے جس معنی کو ماہر علماء نے مستنبط کیا ہو وہ تاویل ہے۔ علامہ بغوی نے کہا ہے: آیت کو اس کے معنی کی طرف پھیرنا جو اس کے ماقبل اور مابعد کے موافق ہو اور آیت میں اس معنی کا احتمال ہو اور وہ معنی کتاب وسنت اور طریقہ استنباط کے مخالف نہ ہو اس کو تاویل کہتے ہیں۔[7]

2-دلائل کثیرہ میں قولِ راجع

آپ کا منہج ہے کہ آپ دلائل کثیرہ پیش کرتے ہیں یعنی ہر مؤقف پیش کرتے ہیں اور آخر میں راجع قول بھی ذکر کرتے ہیں جیسا کہ تفسیر و تاویل میں تفریق۔

تفسیر اور تاویل میں فرق

تاویل اور تفسیر کی تعریفات کے بعد علامہ سعیدی نے ان کے دس فرق بیان کیے ہیں اختصار کے پیش نظر یہاں چند ذکر کرتے ہیں۔

1۔ تفسیر کا اکثر استعمال الفاظ کے بیان میں ہوتا ہے اور تاویل کا اکثر استعمال معانی میں ہوتا ہے جیسے "تاویل الرؤیا" یعنی خواب کی تعبیر

2۔ تاویل کا اکثر استعمال آسمانی کتابوں کے بیان میں ہوتا ہے اور تفسیر کا استعمال آسمانی کتابوں کے بیان میں بھی ہوتا ہے اور دیگر کتابوں کے بیان میں بھی ہوتا ہے۔

3۔ تفسیر کا تعلق الفاظ غریبہ کے بیان میں ہوتا ہے جیسے "بحیرة" کی تفسیر اس اونٹنی کے ساتھ کی گئی ہے جس کا دودھ دوہنا بتوں کے تقرب کی وجہ سے ممنوع ہو اور "سائبہ" کی تفسیر اس اونٹنی کے ساتھ کی گئی ہے جس کو بتوں کے تقرب کی وجہ سے آزاد چھوڑ دیا گیا ہو اس پر کوئی شخص سوار نہ ہوتا ہو اور "وصیلة" کی تفسیر اس اونٹنی کے ساتھ کی گئی ہے جو یکے بعد دیگر دو اونٹنیوں کو جنم دے اور ان کے درمیان کسی نر اونٹ کو

---

5 البحر المحیط، ، دارالفکر بیروت، 1412،1/26

6 تاویلات اہل السنۃ، ، دارالکتب العلمیہ۔ بیروت 1426ھ، 1/85

7 سیوطی، جلال الدین، علامہ، الاتقان فی علوم القرآن، دارالکتاب العربی، بیروت 1419ھ، 2/427

جنم نہ دے اور "حام" کی تفسیر اس اونٹ کے ساتھ کی گئی ہے جو چند معین اونٹنیوں کو گابھن کر دے پھر اس کو آزاد چھوڑ دیتے ہیں اس اونٹ پر نہ کوئی سوار ہوتا اور نہ ہی اس پر سامان لادا جاتا ہے۔[8]

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ وَلَكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ[9]

"اللہ تعالیٰ نے کوئی بحیرہ مشروع نہیں کیا اور نہ ہی سائبہ نہ ہی وصیلہ اور نہ حام، لیکن کا جھوٹ بول کر اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھتے ہیں اور ان میں سے اکثر لوگ عقل سے کام نہیں لیتے "

5۔ تفسیر کے ذریعے کسی آیت میں اللہ تعالیٰ کی مراد کو بیان کیا جاتا ہے جیسے "اقیمو الصلوۃ" کی تفسیر کی جاتی ہے کہ معروف طریقہ سے پانچ نمازیں اپنے اپنے وقت میں ادا کرو اور "اٰتوا الزکوۃ" کی تفسیر یہ کی جاتی ہے کہ جب کی صاحب نصاب شخص کی ضروریات سے زائد مال پر ایک سال گزر جائے تو اس مال چالیسواں حصہ کسی غیر سید فقیر کو ادا کیا جائے۔[10]

تسمیہ کے ترجمہ میں تفردات

"بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" کے ترجمہ میں علامہ سعیدی کے چند تفردات

1۔ دیگر مترجمین نے " بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ " کا ترجمہ یا بطور مفرد کیا ہے یا جملہ فعلیہ، اور علامہ سعیدی نے اس کو جملہ اسمیہ کیا ہے۔

2۔ امام احمد رضا خان، سید ابو الاعلیٰ مودودی، سید احمد کاظمی، پیر کرم شاہ الازہری اور ڈاکٹر طاہر القادری نے " بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ " کے لفظ اللہ کو پہلے ذکر کیا ہے اور پھر شروع وغیرہ کا ذکر کیا ہے، اسی طرح مصنف نے بھی پہلے اللہ عزوجل کے بابرکت نام کا ذکر کیا بعد میں ابتدا کا ذکر کیا۔

3۔ "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" کے کسی مترجم نے بھی اس ترجمہ میں کسی لفظ حصر کا ذکر نہیں کیا یعنی اللہ عزوجل کے نام سے ہی ابتدا ہونی چاہیے نہ کہ کسی اور کے نام سے ،اور مصنف نے اس کے ترجمہ میں لفظ حصر کا ذکر کیا ہے:"اللہ عزوجل کے بابرکت نام سے ہی (ابتداء ہے)"[11]

3- فقہی مسائل کا تذکرہ

ویسے تو علامہ سعید ی نے تبیان الفرقان فی تفسیر القرآن میں فقہی مباحث کا تذکرہ حاصل سیر کیا ہے بالخصوص فقہ حنفی پر بڑی مدلل بحث کی ہے یہاں چند اقتباسات ذکر کیے جایئے گئے۔

---

[8] سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان الفرقان، 1/102

[9] المائدہ5:103

[10] سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان الفرقان، 1/102

[11] سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان الفرقان، 1/147

"بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" پڑھنے کے متعلق مذاہب فقہاء

مشہور غیر مقلد عالم علامہ نواب صدیق بن حسن بن علی بھوپالی التوفی 1307ھ لکھتے ہیں: اہل علم کا "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" کے متعلق یہ اختلاف ہے کہ آیا یہ مستقل آیت ہے جو ہر سورہ کے شروع میں لکھی گئی ہے یا ہر سورت کا جزو ہے یا صرف سورہ فاتحہ کا جزو ہے یا کسی سورت کی آیت نہیں ہے اس کو محض سورتوں کے درمیان فصل اور فرق کے لئے لکھا گیا ہے؟

اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ سورہ نمل کی ایک آیت ہے النمل:30

مکہ اور کوفہ کے قراء نے پورے وثوق سے کہا ہے کہ "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" سورہ فاتحہ کی آیت ہے اسی طرح ہر سورہ کی آیت ہے اور مدینہ، شام اور بصرہ کے قراء اور فقہا نے "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" کو آیت نہیں قرار دیا نہ ہی سورہ فاتحہ کی آیت قرار دیا اور نہ ہی ہر سورہ کی آیت قرار دیا، انہوں نے کہا کہ یہ ایک منفرد آیت ہے جو سورتوں کے درمیان فصل اور فرق اور ابتداء کی برکت کے لیے نازل ہوئی ہے۔

صحابہ کرام میں سے حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت علی ابن ابی طالب اور حضرت ابوہریرہ مدینہ، بصرہ اور شام کے قراء اور فقہا کے نزدیک "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" مستقل آیت نہیں ہے، یہی امام اوزاعی، امام مالک، امام اعظم ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کا مذہب ہے۔

علامہ ابوسعود نے کہا: احناف کا یہی صحیح مذہب ہے۔[12]

اس مسئلہ میں علامہ سعیدی نے شیخ حمید الدین فراہی کا تعاقب کرتے ہوئے احناف کے مذہب پر مکمل دلائل تحریر کرنے کے بعد "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" کی فضیلت میں متعدد احادیث بھی ذکر کی ہیں اور آخر میں علامہ سعیدی نے اس پر اپنی مجتہدانہ رائے بھی پیش کی ہے:

> "میں کہتا ہوں: (علامہ سعیدی) امام ماتریدی کی منشاء یہ ہے کہ جن نمازوں میں بلند آواز سے کی قراءت کی جاتی ہے ان نمازوں میں رسول اللہ ﷺ اور خلفاء راشدین "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" کو بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے اور بلند آواز سے قراءت " اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ "ۙ (الفاتحہ:1) سے شروع کرتے تھے، اس سے واضح ہوا کہ "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" سورہ کا جزو نہیں ہے، کیونکہ اگر بسم اللہ سورہ فاتحہ کا جزو ہوتی تو جس طرح جہری نمازوں سورہ فاتحہ کی باقی آیات کی بلند تلاوت کی جاتی ہے اس طرح بسم اللہ کو بھی بلند پڑھا جاتا اور جب بسم اللہ جہرا نہیں پڑھا جاتا تو معلوم ہوا کہ بسم اللہ سورہ فاتحہ کا جزو نہیں ہے۔"[13]

قصاص میں قاتل اور مقتول کے درمیان صرف جان کی مماثلت کا شرط ہونا اور ان کی صفات میں مماثلت کا شرط نہ ہونا اور اس مسئلہ میں فقہاء اسلام کا اختلاف

الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى[14]

---

12 زمخشری، جار اللہ، الکشاف دار المعرفہ بیروت، لبنان ص25

13 سعیدی، غلام رسول، تبیان الفرقان فی تفسیر القرآن، ج1، فرید بک سٹال اردو بازار لاہور، ص148)

14 البقرہ2:178

بعض مفسرین نے کہا ہے کہ ابتداء اس طرح مشروع تھا کہ آزاد کو آزاد کے بدلہ قتل کیا جائے اور غلام کے بدلہ غلام قتل کیا جائے اور آزاد کو غلام کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے اور نہ غلام کو آزاد کے بدلہ قتل کیا جائے اور نہ مرد کو عورت کے بدلہ کیا جائے، پھر اس حکم کو اس آیت سے منسوخ کر دیا گیا

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ[15]

"اور ہم نے ان پر تورات میں ان پر فرض کیا تھا کہ جان کا بدلہ جان ہے"

اور دوسرے مفسیرین نے کہا کہ یہ آیت منسوخ نہیں ہے، کیونکہ اس آیت میں یہ ذکر فرمایا :

" الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى[16]

اس آیت میں یہ ذکر نہیں فرمایا کہ اگر غلام کسی آزاد کو قتل کر دے تو اس کا کیا حکم ہے اور اس حکم کو دوسری آیت میں بیان فرمایا ہے اور وہ آیت ہے

أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ[17]

امام مالک اور امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ غلام کے بدلہ آزاد کو قتل نہیں کیا جائے گا اور امام اعظم ابو حنیفہ کا مذہب ہے کہ آزاد قاتل کو غلام مقتول کے بدلہ قتل کیا جائے گا، امام صاحب کی دلیل یہ ہے اللہ تعالیٰ نے مطلقا فرمایا ہے: أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ "یعنی جان کا بدلہ جان ہے عام ازیں کہ وہ جان آزاد کی ہو یا غلام کی، اس پر احناف کی طرف سے حاصل سیر گفتگو کی ہے۔

دور حاضر کے مسائل پر علامہ سعیدی نے شرح صحیح مسلم، تبیان القرآن اور اپنی دیگر تصانیف میں بحث کی ہے اسی طرح تفسیر تبیان الفرقان میں بھی کافی مسائل کی وضاحت کی ہے۔ اسی طرح ہر سال رمضان میں عوام الناس میں یہ مسئلہ گردش کرتا ہے، لوگ کافی زیادہ پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا کہ کیا روزہ کی حالات میں انجکشن لگوانا کیسا ہے اس مسلئہ بارے میں علامہ سعیدی کی جو تحقیق تبیان الفرقان میں بیان تحریر کیا ہے۔

---

15 المائدہ45:5

16 البقرہ178:2

17 المائدہ45:5

روزہ میں انجکشن لگوانے کی بحث

تحقیق یہ ہے کہ انجکشن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے خواہ مسل میں انجکشن لگایا جائے یا رگ میں۔ قدیم فقہاء یہ کہتے تھے کہ جب جوف دماغ یا جوف معدہ میں دوا یا غذا پہنچے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اسی فقہی جزئیہ کی بناء پر ہمارے دور کے فقہاء نے یہ کہا کہ انجکشن خواہ رگ میں لگایا جائے یا مسلز میں لگایا جائے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن ان کا یہ قول صحیح نہیں ہے، کیونکہ قدیم فقہاء نے یہ کہا تھا کہ دماغ میں یا معدہ کوئی چیز پہنچ جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اول تو یہ ااس لیے غلط تھا کہ دماغ اور معدہ کے درمیان کوئی منفذ نہیں ہے اسلیے دماغ میں کوئی چیز جانے سے اس کا معدہ میں پہنچنا لازم نہیں آتا، دوسرا اس لیے کہ طب نے اس زمانہ اتنی ترقی نہیں کی تھی لیکن اب میڈیکل سائنس نے بہت ترقی کرلی ہے جس سے ہمیں معلوم ہو گیا ہے جب ہم مونہہ کے ذریعے دوا کھاتے ہیں تو وہ معدہ کے مراحل ھضم کے بعد خون میں پہنچ جاتی ہے اور جب تک وہ خون میں نہ مل جائے اس کا کوئی اثر مرتب نہیں ہوتا، اس لیے پہلے دوا سے استفادہ کا ایک ہی ذریعہ تھا، لیکن اب انجکشن کے ذریعے دوا کو براہ راست خون پہنچا دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات کسی عارضہ کی وجہ سے معدہ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے مونہہ سے دوا کا کوئی اثر نہیں ہوتا یا شدید قے کی وجہ سے معدہ قبول ہی نہیں کرتا اس مسئلہ کے حل کے لیے کوئی طریقہ نہیں تھا، اب س کا حل انجکشن ہے، وہ دوا جس کا اثر جلدی مطلوب ہو انجکشن کے ذریعے براہ راست خون میں پہنچ جاتا ہے لہذا جو فائدہ مونہہ کے ذریعے دوا ہوتا تھا وہی فائدہ انجکشن کے ذریعے ہوتا ہے، فرق بس یہ ہے مونہہ کے ذریعے دوا معدہ کے ھضم ہونے کے مراحل سے خون میں پہنچتی تھی، انجکشن سے براہ راست خون میں پہنچ جاتی ہے، لہذا دونوں طریقوں کا مقصد ایک ہی ہے جس طرح مونہہ دوا کھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح انجکشن لگوانے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا[18]

علامہ سعید ی کے اس موقف کی تائید مشہور ڈاکٹر وہبہ الزحلیی بھی کی ہے۔

مشہور محقق ڈاکٹر وہبہ الزحلیی لکھتے ہیں: مسل (پٹھے) میں انجکشن لگانا یا کھال کے نیچے لگانا یا رگ میں انجکشن لگانا ہو تو بہتر یہ ہے کہ اس کو شام تک مؤخر کیا جائے اور حقنہ یعنی مقعد میں پچکاری مارنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔[19]

علامہ سعیدی نے ڈاکٹر وہبہ الزحلیی کے موقف پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کا شام تک انجکشن لگوانے کو مؤخر کرنا اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان کے نزدیک انجکشن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔[20] انجکشن سے روزہ ٹوٹ جانے سے علامہ سعید ی نے قدیم فقہاء سے جو اختلاف کیا ہے اس میں علامہ سعیدی کا استدلال انتہائی جان دار ہے۔

---

18 سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان الفرقان، 1/456

19 الفقہ الاسلامی وادلتہ، دار الفکر، بیروت، 2، 1409/ 668

20 سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان الفرقان، 1/456

آزاد خیال متجددین و مفکرین کے نظریات کا رد

علامہ سعیدی نے جہاں اپنی تصنیف تبیان القرقان فی تفسیر القرآن میں فقہ حنفی کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے،اس کے ساتھ علامہ سعیدی نے متجددین اور ملحدین کے الحادی افکار اور ارتدادی فکر کا دلائل وبراہین سے رد کیا ہے،چنانچہ ان مباحث کو اختصار کے ساتھ پیش کرتاہوں،حج ،عمرہ اورالصفاءوالمروہ کے درمیان سعی کے متعلق آزاد منش (لبرل)لوگوں کاافکار غلام احمد پرویز متوفی 1985ھ حج کے متعلق لکھتے ہیں :

"حج اسلامی نظام ہے میں امت کی سالانہ کانفرنس ہے۔ مزید لکھتے ہیں:حج امت کے اس اجتماع کو کہاجائے گا جہاں نظام خداوندی سے متعلق جملہ اہم معاملات کا فیصلہ دلائل و حجت سے کیا جائے،مشاورتی نظام میں ایسے اجتماع انتہائی ضروری ہوتے ہیں۔ میری بصیرت کے مطابق اس نظام نے ایک عالمگیر سالانہ اجتماع ضروری قرار دیا تھا۔ اور سال بھر میں چھوٹے چھوٹے اجتماعات عند الضرورۃ اس پر متزادان اجتماعات کو عمرہ کہا جاتاہے،یعنی ان اجتماعات ان اجتماعات میں یہ غوروفکر کیاجائے گا کہ اس نظام میں خرابی اور کمزوری سے محفوظ رہ کر مستحکم ترہوجاتاہے"۔[21]

غلام احمد پرویز کا تعاقب

میں کہتاہوں(علامہ سعیدی)غالباغلام احمد پرویز کو معلوم نہیں ہے کہ حج ہر سال فرض ہے بلکہ پوری زندگی میں ایک بار فرض ہے سواس کو سالانہ کانفرنس کہناکیسے صحیح ہوگا؟ نیز رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام،فقہاء کرام تابعین اور آج تک امت مسلمہ حج اور عمرہ شرائط کے ساتھ ادا کرتی چلی آرہی ہے جو مسلمانوں میں مروج ہیں اور غلام احمد پرویز نے جوحج کو سالانہ کانفرنس دیاہے ہے یہ رسول اللہ ﷺ اور تمام امت مسلمہ کے عمل خلاف ہے،)تبیان القرقان،ج1ص415)اور قرآن حکیم میں ارشادہے:

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا[22]

" اور جو کوئی راہ ہدایت کھل جانے کے بعد رسول کی مخالف کرے گااور مومنین کے راستہ کے علاوہ پیروی کرے گا ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھراہے اوراس کو جہنم میں جھونک دیں گے اور وہ نہایت براٹھکاناہے۔"

غلام احمد پرویز نے فتنہ انکار حدیث کو بھی عروج دینے کی کوشش کی اس طرح اس کی فکر جمہور امت مسلمہ سے جدا رہی ہے اس لئے اس نے دین میں فتنہ پیداکرنے کی غیظ کوشش کی ہے۔

مسلم عورتوں کا کتابی کافر کے ساتھ نکاح

مسلم عورتوں کا کتابی کافر کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں آزاد خیال مفکر ڈاکٹر محمد شکیل اوج کاموٴقف ڈاکٹر محمد شکیل اوج لکھتے ہیں: سوال یہ ہے کہ جس طرح کوئی مسلمان اہل کتاب عورت سے ازروئے قرآن نکاح کر سکتاہے تو کیا کوئی عورت بھی کسی کتابی مرد کے ساتھ

---

21 پرویز،غلام،احمد مطالب الفرقان،طلوع اسلام ٹرسٹ،V گلبرگ لاہور،مارچ1993ھ،3/120

22 النساء4:115

نکاح کر سکتی ہے ؟ قرآن کریم نے اس سوال کا جواب بہ ظاہر سکوت کی صورت میں دے دیا ہے، گویا قرآن کے سکوت نے اس مسئلہ کو مجتہد فیہ کر دیا ہے جو مثبت اور منفی ہر دو طرح سے قابل فہم اور لائق شمول ہو سکتا ہے۔یعنی ضروریات زمانہ کے اقتضاء سے کوئی بھی صورت اختیار کی جاسکتی ہے، بہر حال ہمیں اس سکوت کا اثباتی پہلو زیادہ قرین صواب لگتا ہے۔[23]

علامہ سعیدی نے اس مسئلہ میں ڈاکٹر محمد شکیل اوج کے دلائل کے تفصیلی جوابات دے کر ان سے دردمندانہ اپیل کی ہے

قرآن کریم، مستند حدیث، آثار صحابہ، فقہاء، تابعین اور ہر مذہب و مسلک کے مفکرین اور علمائے کرام کے اجماع کے حوالہ جات سے آفتاب سے روشن تر ثابت ہو گیا کہ مسلمان عورتوں کا اہل کتاب مردوں سے نکاح درست نہیں ہے، لہذا ڈاکٹر محمد شکیل اوج سے دل سوزی کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے مؤقف سے رجوع کرلیں کہ مسلمان عورت اہل کتاب مرد سے نکاح نہیں کر سکتی، کہیں ایسا نہ ہو کہ قرآن مجید کی اس وعید میں داخل ہو جائیں۔

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا[24]

" اور جو کوئی راہ ہدایت کھل جانے کے بعد رسول کی مخالف کرے گا اور مومنین کے راستہ کے علاوہ پیروی کرے گا ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرا ہے اور اس کو جہنم میں جھونک دیں گے اور وہ نہایت برا ٹھکانا ہے۔"

ڈاکٹر محمد شکیل اوج ایک آزاد خیال معاصر اسکالر ہیں اور بہت سے مسلمہ مسائل میں وہ جمہور علماء کرام کی اجماعی فکر سے انحراف کیا ہے، اسی وجہ سے انہیں جدید دور کے آزاد خیال حلقوں میں پذیرائی ملتی ہے، ان حلقوں کی فکر کا مرکزی نقطۂ نظر ہے کہ تسلسل اور تواتر کے ساتھ جو مسائل امت میں متفق علیہ چلے آرہے ہیں، ماضی کے علمی اثاثے سے قطع نظر کر کے براہ راست قرآن کریم کو تختہ مشق بنایا جائے اور اسی اپنی فکر کے قالب میں ڈھال لیا جائے۔

4-آزاد خیال متجددین کے دلائل اور انکارد

علامہ غلام رسول سعیدی کا منہج ہے کہ آپ آزاد خیال کے مؤقف بھی سامنے رکھتے ہیں اور پھر انکارد بھی کرتے ہیں جیسا کہ درج ذیل ہے

آزاد خیال متجددین کا جہاں پر تعاقب

اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے آزاد خیال متجددین کا جہاں پر تعاقب کیا یا انکے موقف کا رد کیا ہے، ان مقامات کو تحریر کرتے ہیں

1-سر سید احمد خان: منکر نسخ کی تفسیر کا تعاقب[25]

2-سر سید احمد خان: فرشتوں کا انکار[26]

---

[23] مجددی، کلیم اللہ، نسائیات، کلیہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی، جون 2012ھ، ص100

[24] النساء 115:4

[25] سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان الفرقان، 1/125

[26] ابو الکلام، آزاد خیال، متجددین کا جہاں پر تعاقب، ص584

3- سر سید احمد خان: مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کا سر سید کا چربہ ہونا۔

4امین احسن اصلاحی، جاوید احمد غامدی: ان دونوں کا ان کے استاد حمید الدین فراہی سے بسم اللہ کے سورہ کا جزو ونے یا ہونے پر اختلاف [27]

5- جاوید احمد غامدی: جاوید غامدی کس آدم علیہ السلام کے مستقر کو دنیا کا کوئی باغ قرار دینا[28]

6- جاوید احمد غامدی: شجرہ ممنوعہ کو شجرۃ التناسل قرار دینا

7- جاوید احمد غامدی: غامدی کی تفسیر کا فراہی اور اصلاحی کی تفسیر کے خلاف

8- سر سید احمد خان: رفع طور کے مسئلہ پر مصنف کا تعاقب

9- ڈاکٹر محمد شکیل اوج: رویت ہلال میں منازل قمر کا اعتبار کرنا[29]

10- ڈاکٹر محمد شکیل اوج: اہل کتاب مردوں کے ساتھ مسلمان کے نکاح کا جواز

10- ڈاکٹر محمد شکیل اوج: اکٹھی دی ہوئی تین طلاقوں کا غیر مؤثر ہونا[30]

11- سر سید احمد خان: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت داود کی نسل سے قرار دینے پر سر سید کے اعتراضات پر مصنف کا تعاقب [31]

12- سر سید احمد خان: رفع عیسیٰ علیہ السلام کا انکار

13- غلام احمد پرویز: رفع عیسیٰ علیہ السلام کا انکار اور موت وحیات کے ثبوت پر مصنف کا رد

14- صوفی عبد الحمید سواتی: مزارات پر چادر چڑھانے اور قبروں پر گنبد بنانے کو شرکیہ افعال قرار دینا

15- محمد حسین طباطبائی: بطلان متعہ کے دلائل کا جواب اور مصنف کا تبصرہ

16- سر سید احمد خان: مسیح علیہ السلام کی موت کو ثابت کرنا اوران کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کا انکار کرنا[32]

17- امین احسن اصلاحی: تمام صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور جمہور مفسرین کے خلاف، سورہ النساء کی آیت 159 یں ضمیر کا مرجع حضرت محمد ﷺ کو قرار دینا [33]

18- شیخ ابن تیمیہ شرک کی دو قسموں کا اختراع کرنا[34]

---

27 سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان الفرقان، 1/145

28 ایضا

29 سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان الفرقان، 1/458

30 سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان الفرقان، 1/512

31 سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان الفرقان، 1/666

32 سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان الفرقان، 1/678

33 سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان الفرقان، 2/61

34 سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان الفرقان، 2/61

19-سر سید احمد خان ثبوت معجزہ سے انکار[35]

5-اصول تفسیر کا معیار و ریسرچ

علامہ غلام رسول سعیدی نے تفسیر تبیان الفرقان میں اصول تفسیر کو تفسیر روایات کے رد قبول کا معیار بنائے جانے کا جدید ریسرچ منہج بھی اختیار فرمایا۔

جدید ریسرچ

علامہ سعیدی نے اپنی تفسیر میں جو بھی مواد جمع کیا ہے اس مکمل جدید سرچ کے اصولوں کے مطابق حوالہ جات درج کیے ہیں جبکہ دور حاضر کے دوسرے مفسیرین نے اپنی تفسیروں میں ایسا نہیں کیا۔

علامہ سعیدی کا جب بھی کسی اہل علم سے اختلاف کی صورت پیدا ہوئی تو آپ نے نرم روش اختیار کی اس کا خود اظہار کرتے ہیں:

"نئے اور تازہ مسائل میں غور و فکر اور اجتہاد کی کافی وسعت اور گنجائش ہے ظاہر ہے کہ اس میں علماء کی مختلف آراء ہوتی ہیں اور جو عالم بھی کسی نئے مسئلہ میں اجتہاد کرے گا وہ پوری دیانت داری اور خوف خدا سے کرے گا اگر کسی عالم کو اس کے ساتھ اختلاف ہو تو دلائل کی روشنی میں اپنا نظریہ تو بیان کر سکتا ہے لیکن اس پر کیچڑ نہیں اچھالنی چاہیے اور طعن تشنیع سے کام نہیں لینا چاہئے۔ بد قسمتی سے ہمارے لوگوں کا مزاج یہ نہیں ہے، اور لوگوں کا جس سے علمی اختلاف ہو اس کو جاہل، خائن اور طرح کے دیگر القابات سے نوازتے ہیں، اس کو دین و ملت سے خارج کرنے سے بھی چونکتے۔ ان تازہ مسائل میں سے بعض مسائل میں ہمارا دوسرے علماء سے اختلاف ہے لیکن ہم نے اپنے موقف دلائل کی روشنی میں بیان کیا ہے ان علماء کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں لکھا اور ان کے اعزاز و کرم اور احترم کو پوری طرح قائم رکھا ہے۔"[36]

تبیان الفرقان کا اسلوب

علامہ غلام رسول سعیدی کا منہج ایک منفرد منہج ہے اور ایسے ہی آپ کا اسلوبِ تفسیر بھی جامع تجزیہ تبصرہ، جامع اختصار، منفرد وضاحت اور مصادر و مراجع کی تفصیل پر مشتمل ہوتا ہے جس کے چند ایک نمونے درج ذیل ہیں

1-تبصرہ

یہ بات بجا ہے کہ علامہ سعیدی کے اس رویے کی وجہ سے دوسرے مسالک کے علماء کرام آپ کے بارے میں مثبت فکر کا اظہار کرتے ہیں اہل علم کو چاہیے کہ فراخ دلی مظاہرہ کریں، تاکہ معاشرے میں امن و امان قائم ہو جائے، علامہ سعیدی اگر دوسرے مسلک کے عالم دین کے ساتھ اختلاف رائے کرتے تو اس کو اس کو اچھے القاب کے ساتھ پکارتے تھے۔ مثلاً شیخ تھانوی، شیخ نانوتوی وغیرہ

---

35 ایضاً

36 سعیدی، غلام، رسول، علامہ، نعم الباری شرح صحیح بخاری، 16/1020

5۔ علامہ سعیدی نے تفسیر تبیان الفرقان میں زیادہ تر استفادہ امام ابو منصور الماتریدی کی تفسیر "تاویلات اہل السنۃ سے کیا ہے اس کے بارے میں علامہ سعیدی خود لکھتے ہیں :

"جب امام ابو منصور الماتریدی المتوفی 333ھ کی تفسیر "تاویلات اہل السنۃ" طبع ہو کر میرے پاس پہنچی تھی اس وقت تفسیر تبیان القرآن اپنی تکمیل کے مدارج طے کر رہی تھی اور اس صورت میں میرے لیے یہ ممکن نہیں تھا کہ میں امام ماتریدی کی تفسیر کے تمام نکات کو تبیان القرآن میں درج کر دیتا، اس لئے میری یہ شدید خواہش تھی کہ میں کسی موقع پر اپنی تفسیر میں اس سے استفادہ کروں کیونکہ میں تبیان القرآن امام محمد بن عمر رازی متوفی 606ھ کی تفسیر "کبیر" سے اکتساب فیض کر رہا تھا جب کہ امام رازی شافعی المذہب ہیں اور امام ماتریدی حنفی المذہب ہیں اور امام ماتریدی کی تفسیر سے استفادہ نہ صرف میرے لیے باعث سعادت ہو گا بلکہ ہمارے قارئین کو بھی فقہ حنفی کی حقانیت پر مزید دلائل حاصل ہوں گے، پس اللہ تعالیٰ نے مجھے امام ماتریدی کی تفسیر سے اکتساب فیض کا موقع مہیا کیا۔"[37]

2-جامع اختصار

تفسیر تبیان الفرقان میں علامہ سعیدی نے تبیان القرآن کے مضامین کا اختصار ہی نہیں کیا بلکہ اس میں زیادہ مضامین کا اضافہ کیا ہے۔

3-منفرد وضاحت

علامہ سعیدی نے تبیان الفرقان میں جہاں پر کوئی کسی امام کی عبارت ذکر کی ہے، اس میں امام کے نام کے ساتھ اس کا سنہ وفات بھی ذکر کیا ہے جبکہ دوسرے مفسرین نے ایسا انداز اختیار نہیں کیا۔

یہ انتہائی تحقیق کا عمدہ انداز ہے اس سے امام کے زمانے اور احوال کا علم ہو جاتا ہے، اس سے واقع کے خلاف روایات کا پتہ چل جاتا ہے۔

4-مصادر و مراجع کی فہرست

تبیان الفرقان میں علامہ سعیدی نے آخری پر مراجع و مصادر کی فہرس جس ترتیب سے ذکر کی ہے باقی دوسرے مفسرین نے ایسے انداز سے نہیں کیا۔ کیونکہ کسی بھی کتاب میں مراجع و مصادر کی فہرس کو بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے اس سے قاری کا مطالعہ میں دلچسپی اور مصنف کی علمی صلاحیت ظاہر ہوتی ہے۔

5-راجح مذہب کی وضاحت

تفسیر تبیان الفرقان بالخصوص فقہ حنفی کی ترجمان ہے فقہ حنفی پر مدلل دلائل بیان کیے گئے ہیں، اس کی تصریح علامہ سعیدی نے خود فرمائی

[37] سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان الفرقان، 1/87

" قرآن پاک کی جن آیات میں احکام اور مسائل کا ذکر ہے وہاں خصوصیت کے ساتھ امام اعظم ابو حنیفہ کے مذہب کا ذکر کروں اور ان کے دلائل کو پیش کروں، فقہی احکام میں ائمہ اربعہ کے متعدد مذاہب ہیں، ان کے مذاہب کا بیان اور فقہ حنفی کی ترجیح کا ذکر اپنی دیگر تصانیف پر کر چکا ہوں اس لیے میں یہاں "تبیان الفرقان" میں ان مباحث کا اعادہ نہیں کروں گا بلکہ صرف فقہ حنفی کا تفصیل سے ذکر کروں۔"[38]

اس کی مثال درج ذیل ہے

علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن ابی زمنین القرطبی المالکی متوفی 399ھ، النساء:22 لکھتے ہیں :

" یعنی باپ کی منکوحہ کی تحریم نازل ہونے سے پہلے تم نے جو باپ کی منکوحہ سے نکاح کیا تھا اس پر تم سے موخذہ نہیں ہو گا۔"[39]

علامہ ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الصمد السخاوی المصری الشافعی متوفی 642ھ، النساء:22 کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

"امام اعظم ابو حنیفہ نے کہا: اس سے مراد وطی ہے، پس جب کوئی مرد کسی عورت سے زنا کرے تو وہ عورت اس کے بیٹے پر حرام ہو جاتی ہے۔ اور امام شافعی کے نزدیک زنا کسی حلال کو حرام نہیں کرتا۔"[40]

امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک زنا اور اس کے محرکات سے حرمت مصاہرہ کا ثبوت اور جمہور فقہاء کی اس سے مخالفت الشیخ رشید رضا نے کہا ہے کہ فقہاء احناف یہ کہتے ہیں کہ جس شخص نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا یا اس کو شہوت سے چھوا یا اس کو شہوت سے بوسا دیا یا اس کی شرمگاہ کی طرف شہوت سے دیکھا تو اس مرد پر اس کے اصول و فروع حرام ہو جاتے ہیں اور وہ عورت اس کے اصول و فروع پر حرام ہو جاتی ہے اور فقہاء احناف کے نزدیک زنا سے حرمت مصاہرہ ثابت ہو جاتی ہے اور زنا کے مقدمات اور اس کے محرکات سے بھی حرمت مصاہرہ ثابت ہو جاتی ہے، اگر کسی مرد نے اپنی بیوی کی ماں یا اپنی بیوی کی بیٹی سے زنا کیا تو اس کی بیوی اس مرد پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گئ۔ اور جمہور فقہاء کے نزدیک زنا سے حرمت مصاہرہ ثابت نہیں ہوتی۔ جمہور فقہاء نے اس موقف پر اس آیت سے استدلال کیا ہے:

وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا[41]

اس آیت میں یہ بیان ہے کہ محرمات میں سے کون سی عورتیں حلال ہیں، اور یہاں پر یہ ذکر نہیں ہے کہ زنا بھی تحریم کے اسباب میں سے ہے ، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حرام کسی حلال کو حرام نہیں کرتا، کیونکہ نبی کریم ﷺ سے ایک مرد نے سوال کیا تھا اس نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا ہے اب وہ اس کی ماں سے یا اس کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ کر رہا، تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حرام کسی حلال کو حرام نہیں

---

38 سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان الفرقان، 88/1

39 ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن ابی زمنین القرطبی المالکی ، تفسیر القرآن العزیز، الفارق الحدیثیہ للطباعۃ والنشر۔1426ھ، 321/1

40 ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الصمد السخاوی المصری تفسیر تعظیم القرآن، دار النشر للجامعات، 1430ھ، 173/1

41 النساء 24:3

کرتا صرف نکاح سے حرمت ثابت ہوتی ہے، یعنی اگر کسی مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا تو اب اس مرد پر اس منکوحہ کی ماں اور بیٹی حرام ہو جائے گی۔ پھر یہ ایسا مسئلہ ہے جس کی ضرورت پیش آتی ہے اور شارع علیہ السلام اس سے سکو فرمانے والے نہیں تھے ورنہ یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب لوگ زمانہ جاہلیت میں تھے اور زمانہ جاہلیت میں زنا عام ہوتا تھا پس اس سے کوئی یہ سمجھتا کہ مزنیہ کی ماں یا اس کی بیٹی حرام ہو جاتی ہے تو وہ لوگ ضرور نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق سوال کرتے اور اس سوال کا جواب کو نقل کرنے کے اسباب اور محرکات بہت زیادہ تھے۔[42]

6-ذاتی رائے

علامہ سعیدی کا منہج و اسلوب ہے کہ آپ اپنی ذاتی رائے بھی دیتے ہیں جیسا کہ علامہ سعیدی نے باپ کی منکوحہ سے متعلق النساء:22 کے تحت احناف اور دیگر آئمہ کی تحقیق کو دلائل کے کے ساتھ ذکر کیا ہے حاصل بحث یہ ہے کہ آئمہ اربعہ کے نزدیک ایک مرد نے جس عورت سے نکاح کیا ہو تو اس عورت سے اس مرد کے بیٹے کا نکاح جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے

وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ[43]

علامہ سعیدی نے تبیان الفرقان میں اسلام کے تمام مسلمہ عقائد پر دلائل پیش کیے ہیں، اور بد عقیدہ لوگوں کے اعتراضات کے جوابات تحریر کیے ہیں اسکے بارے میں علامہ سعیدی خود لکھتے ہے:

"قرآن مجید کی تفسیر میں میری کوشش یہ ہوگی کہ میں اسلام کے تمام مسلمہ عقائد پر دلائل فراہم کروں، قرآن پاک کی جن آیات سے بد عقید لوگوں نے عام مسلمانوں پر اپنی فکر کی چھاب لگانے کوشش کی ہے اس کا تدارک کروں۔"[44]

7-احادیث و آثار پر مشتمل تفسیر

تفسیر تبیان الفرقان میں علامہ سعیدی نے احادیث اور اثار ذکر کیے ہیں، اور نئے تازہ مسائل غور و فکر اور آزاد خیال علماء کا رد کیا ہے اس کے بارے میں علامہ سعیدی خود لکھتے ہیں :

"میرا مقصود یہ ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر میں جس قدر ممکن ہو احادیث اور اثار کو پیش کروں، نئے تازہ مسائل میں غور و فکر اور اجتہاد کی کافی وسعت اور گنجائش ہے تاہم بعض آزاد خیال علماء نے اس مسئلہ میں کافی افراط و تفریط کی ہے، میں چاہتا ہوں کہ ان کے گمراہانہ افکار کا محاسبہ کیا جائے اور اختصار اور جامعیت کے ساتھ ان کا مکمل رد کیا جائے۔"[45]

بعض آزاد منش (لبرل) لوگوں کا شجر آدم کے متعلق نظریہ

---

42 تفسیر المنار، 4/479

43 النساء 22:3

44 سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان الفرقان، 1/88

45 ایضاً

غلام احمد پرویز متوفی 1985ء لکھتے ہیں :

"اس مقام پر "شجر" سے مفہوم انسانوں کے وہ باہمی اختلافات ہیں جو ان میں انفرادی مفاد پرستی سے پیدا ہوتے ہیں ۔"[46]

حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی زوجہ حضرت حوا کو جس جنت میں رکھا گیا تھا، اسکو جاوید احمد غامدی کا دنیا کا کوئی باغ قرار دینا۔

جاوید احمد غامدی البقرہ:35 کے ترجمہ میں لکھتے ہیں :

"اور ہم نے آدم سے کہا: تم اور تمہاری بیوی دونوں اس باغ میں رہو اور اس میں سے جہاں سے چاہو فراغت کے ساتھ کھاؤ"۔

اس آیت کی تفسیر میں جاوید احمد غامدی لکھتے ہیں :

"یہ غالبا اسی دنیا کا کوئی باغ تھا جسے آدم و حواء کا مستقر قرار دیا گیا۔"[47]

علامہ سعیدی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ

جاوید احمد غامدی نے جو لکھا ہے وہ معتزلہ کا نظریہ ہے۔

"میں کہتا ہوں: (علامہ سعیدی) جاوید احمد غامدی نے جو اس جنت کو دینا کا کوئی باغ قرار دیا ہے، یہ علماء اسلام کا نظریہ نہیں بلکہ معتزلہ کا ہے۔"[48]

مشہور معتزلی ابو مسلم محمد بن بحر الاصفہانی التوفی 322ھ لکھتے ہیں : ابو مسلم نے کہا: یہ زمین پر دنیا کے باغات میں سے کوئی باغ تھا اور اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے:

قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا[49]

تم زمین پر اوترو، اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ جنت آسمانوں میں ہو، اس کی مثل یہ آیت ہے:" اهْبِطُوا مِصْرًا[50]"تم سب شہر میں اتر جاؤ۔ اس آیت میں اختلاف ہے کہ جس جنت کا اس آیت میں ذکر ہے، آیا یہ زمین میں تھی یا آسمان میں؟

---

46 راغب اصفہانی، امام، لغات القرآن، ادارۃ الاسلام، لاہور، 1984ء، ص9

47 غامدی، البیان،، الورد، لاہور، 2010ء، 1/51

48 سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان الفرقان، 1/243

49 البقرہ 38:2

50 البقرہ 61:2

پس ابو القاسم البلخی المعتزلی اور ابو مسلم الاصفہانی المعتزلی نے کہاہے کہ یہ جنت زمین میں تھی اور "اھباط" کا معنی یہ ہے کہ زمین کی ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جاؤ جیسا کہ " اهْبِطُوا مِصْرًا "میں فرمایا ہے۔[51] تفسیر تبیان الفرقان کی اس کے علاوہ بہت خصوصیات ہیں جو علامہ سعیدی کو اللہ تعالیٰ نے خداداد خوبیوں سے نوازہے، جو آپ کی تحریریں منہ بولتا ثبوت ہے۔

خلاصہ تحقیق

تفسیر تبیان الفرقان ایک جامع اور مدلل تفسیر ہے جس میں قرآن پاک کے اسماء بیان کیے گئے ہیں، اس کے بعد قرآن پاک کے فضائل میں وارد احادیث مبارکہ کا ذکر کیا گیا ہے، قرآن پاک کے جمع کرنے کے مراحل بیان کیے گیے ہیں، پھر تفسیر اور تاویل کا معنی ذکر کیے گیے ہیں، اس کے بعد تفسیر قرآن کی ضرورت کیونکہ پیش آئی، طبقات مفسرین کا ذکر کیا گیا ہے پھر ناسخ اور منسوخ کی تحقیق کی گئی ہے، آزاد خیال ذکر کر کے ان کا رد کیا گیا ہے۔یوں آپکے انفرادی منہج واسلوب کی ایک جھلک ملتی ہے علامہ غلام رسول سعیدی کی تفسیر تبیان الفراقان کا منہج ہے کہ آپ ہر ایک بحث پر جامع دلائل اور اسکے لغوی مفاہیم جیسا کہ لغوی اصطلاحی مفہوم کی وحاحت پیش کرتے ہیں جیسا تفسیر کے آغاز میں ہی قرآن کی وضاحت کیلئے لغوی واصطلاحی وضاحت پیش کرتے ہیں۔ آپ کا منہج ہے کہ آپ دلائل کثیرہ پیش کرتے ہیں یعنی ہر مؤقف پیش کرتے ہیں اور آخر میں راجع قول بھی ذکر کرتے ہیں جیسا کہ تفسیر وتاویل میں تفریق۔علامہ سعیدی نے جہاں اپنی تصنیف تبیان الفرقان فی تفسیر القرآن میں فقہ حنفی کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے، اس کے ساھ علامہ سعیدی نے متجددین اور ملحدین کے الحادی افکار اور ارتدادی فکر کا دلائل وبراہین سے رد کیا ہے، چنانچہ ان مباحث کو اختصار کے ساتھ پیش کرتاہوں، حج، عمرہ اور الصفاء والمروہ کے درمیان سعی کے متعلق آزاد منش (لبرل) لوگوں کا افکار غلام احمد پرویز متوفی 1985ھ حج کے متعلق لکھتے ہیں۔علامہ غلام رسول سعیدی نے تفسیر تبیان الفرقان میں اصول تفسیر کو تفسیر روایات کے رد قبول کا معیار بنائے جانے کا جدید ریسرچ منہج بھی اختیار فرمایا۔ تفسیر تبیان الفرقان میں علامہ سعیدی نے تبیان القرآن کے مضامین کا اختصار ہی نہیں کیا بلکہ اس میں زیادہ مضامین کا اضافہ کیا ہے۔علامہ سعیدی نے تبیان الفرقان میں جہاں پر کوئی کسی امام کی عبارت ذکر کی ہے، اس میں امام کے نام کے ساتھ اس کا سنہ وفات بھی ذکر کیا ہے جبکہ دوسرے مفسرین نے ایسا انداز اختیار نہیں کیا۔ یہ انتہائی تحقیق کا عمدہ انداز ہے اس سے امام کے زمانے اوراحوال کا علم ہو جاتا ہے، اس سے واقع کے خلاف روایات کا پتہ چل جاتا ہے۔ تبیان الفرقان میں علامہ سعیدی نے آخری پر مراجع ومصادر کی فہرس جس ترتیب سے ذکر کی ہے باقی دوسرے مفسرین نے ایسے انداز سے نہیں کیا۔ کیونکہ کسی بھی کتاب میں مراجع ومصادر کی فہرس کو بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے اس سے قاری کا مطالعہ میں دلچسپی اور مصنف کی علمی صلاحیت ظاہر ہوتی ہے۔

مصادر ومراجع

ابن منظور، الافریقی، لسان العرب، دار بیروت 2003ء

ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الصمد السخاوی المصری تفسیر تعظیم القرآن، دار النشر للجامعات، 1430ھ

ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن ابی زمنین القرطبی المالکی، تفسیر القرآن العزیز،، الفارق الحدیثیہ للطباعۃ والنشر۔1426ھ

[51] تفسیر ابو مسلم محمد بن بحر الاصفہانی، دار الکتب العلمیہ بیروت 1428ھ 1/35

پرویز، غلام، احمد مطالب الفرقان، طلوع اسلام ٹرسٹ، V گلبرگ لاہور، مارچ 1993ھ

تاویلات اہل السنۃ،، دارالکتبالعلمیہ۔ بیروت 1426ھ

تفسیر ابو مسلم محمد بن بحر الاصفہانی، دار الکتب العلمیہ بیروت 1428ھ

جرجانی، شریف، کتاب التعریفات، دارالفکر بیروت، 1418

راغب اصفہانی، امام، لغات القرآن، ادارۃ الاسلام، لاہور، 1984ء

زمخشری، جار اللہ، الکشاف دارالمعرفہ بیروت، للطباعۃ والنشر۔ 1426ھ

سعیدی، غلام، رسول، علامہ، نعم الباری شرح صحیح بخاری فرید بک سٹال اردو بازار لاہور 2013

سعیدی، غلام رسول، تبیان الفرقان فی تفسیر القرآن، فرید بک سٹال اردو بازار لاہور، 2019

سیوطی، جلال الدین، علامہ، الاتقان فی علوم القرآن، دار الکتاب العربی، بیروت 1419ھ

غامدی، البیان،، الورد، لاہور، 2010ء

الفقہ الاسلامی وادلتہ، دارالفکر، بیروت، 1409ھ

مجددی، کلیم اللہ، نسائیات، کلیہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی، جون 2012ھ